افکار و تاثرات ______ قارئین بنام مدیر

جناب عنایت اللہ کوہاٹی

اساتذہ پر ایم ایم اے حکومت کے مظالم: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج صوابی میں اساتذہ کرام کا اجتماع تھا۔(سابق) صوبائی وزیر تعلیم مہمان خصوصی تھے۔سیکرٹری آف ایجوکیشن اور ڈائریکٹر آف ایجوکیشن صوبہ سرحد خصوصی طور اس تقریب میں مدعو تھے۔تقریب میں تعلیم کے دیگر افسران کیساتھ ایم ایم اے کے دور حکومت میں بھرتی ہونے والے اساتذہ کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی تھی۔تقریب سے سیکرٹری آف ایجوکیشن اور ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کے علاوہ سابق وزیر تعلیم مولانا فضل علی نے خطاب کیا۔اساتذہ نے فضل علی سے مختلف سوالات کئے۔یہ سوالات کاغذ کے چھوٹے چھوٹے پرزوں پر لکھے گئے تھے۔ایک ٹیچر نے سوال کیا تھا کہ جناب عالی! ہمیں بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت صوبہ سرحد نے سے ایک حکم نامہ جاری کیا ہے جسکے مطابق ائندہ تمام بھرتی پینشن اور گریجوٹی کے بغیر ہوگی اور جو مستقل اساتذہ پروموشن پر جائینگے وہ بھی پنشن اور گریجوٹی سے محروم ہوجائینگے۔جونہی وزیر تعلیم نے یہ چٹ پڑھی تو وہ غصے سے لال سرخ ہوگئے (یاد رہے کہ وزیر موصوف تکبر اور غرور کی انتہاء کو وزارت کے بعد چھونے لگے تھے) جذباتی انداز میں بولنے لگا۔یہ چٹ کس نے بھیجی ہے۔وہ کھڑے ہوں، تاکہ ہم دیکھیں کہ ہم پر جھوٹ کون بول رہا ہے۔لیکن مجمعے میں کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔اس فنکشن کے کم و بیش ایک سال بعد ضلع صوابی کے ہائی سکولوں کے کل 17 سی ٹی آسامیوں کیلئے بھرتی تھی۔جس کیلئے حسب سابق پی ٹی سی اہل مستقل ٹیچرز نے بھی اپنی پروموشن کیلئے درخواستیں دے دیں۔ٹسٹ اور انٹرویو کے بعد یہ مستقل اساتذہ اسوقت ششدر رہ گئے، جب ای ڈی او صوابی نے ان سے آپشنز لیں کہ اگر آپ سی ٹی پوسٹوں پر جانا چاہیں گے تو آپ پنشن اور گریجوٹی کے حق سے محروم ہونگے۔یوں چودہ پندرہ سالوں سے پروموشن کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہزاروں پرائمری اساتذہ پر آگے جانے کے دروازے ہمیشہ کیلئے بند کر دیے گئے۔ای ڈی او صوابی کے جانب سے 29 ستمبر 2007 کو سی ٹی اساتذہ کی بھرتی کے حوالے سے جو آرڈر جاری ہوا ہے اس میں لکھا ہے،

The EDO Swabi is Pleased to order the oppointment of the following CT teachers in BPS 9 ....and will be governed under civil servant act 1973, amended NWFP act 2005 expect pension / Gratuity In the intrest of public service.

اس آرڈر کے بعد پتہ چلا کہ وزیر تعلیم سے سوال کرنے والا ٹیچر جھوٹ نہیں بول رہا تھا بلکہ اسے اس آرڈر کا علم تھا جبکہ وزیر تعلیم خود جھوٹ بول رہے تھے اور وہ جان بوجھ کر حقائق سامنے لانا نہیں چاہتے تھے۔

ایم ایم اے حکومت سے پہلے ایس ای ٹی BPS16 پوسٹوں پر مستقل بنیادو پر 75% بیج وائز اور 25% اوپن میرٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوا کرتی تھی۔لیکن انکے پانچ سالہ طویل دور حکومت میں اساتذہ پر پروموشن کے دروازے

بند کرنے کے بعد غالباً ایک دفعہ بھی ڈیپارٹمنٹ مستقل بنیادوں پر بھرتی نہیں ہوئی۔اس کی جگہ "نئی بدعت" نکالی گئی اور ایس ای ٹی جیسے اہم پوسٹوں پر چھ چھ مہینوں کیلئے عارضی بھرتی کی گئی۔یوں پندرہ پندرہ سالوں سے ایس ای ٹی پوسٹوں پر ترقی کے خواہشمند مستقل اساتذہ کے مستقبل کو ہمیشہ کیلئے تاریک بنادیا گیا۔اسی طرح سبجیکٹ سپیشلسٹ اور لیکچرار کو بھی کنٹریکٹ پر چھ چھ مہینوں کیلئے رکھنے کی پالیسی اپنائی گئی۔جس سے اہل امیدواروں کے راستے میں رکاوٹیں ڈالی گئیں۔پھر یہ لوگ دعویٰ کرتے تھے کہ اُنھوں نے ہزاروں اساتذہ بھرتی کیے،حالانکہ ان کی اکثریت محض چھ مہینوں کیلئے بھرتی کیے گئے تھے،جن کا کوئی مستقبل نہیں ہوتا۔جہاں تک ٹیچنگ الاؤنس کا تعلق ہے۔تو وفاقی حکومت کی بجٹ میں واضح اعلان کے باوجود ایم ایم اے حکومت نے صوبہ سرحد کے اساتذہ کو اس الاؤنس سے محروم رکھا۔اساتذہ کے بار بار مطالبے پر انھیں وزیراعلیٰ اور وزراء کی جانب سے یقین دہانیاں کرائی جاتی تھیں،لیکن غریب اساتذہ کو جھوٹے وعدوں کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔ایم ایم اے کے دور حکومت میں کوئی واضح ٹھوس ٹرانسفر پالیسی نہیں تھی۔اپنے منظورِ نظر افراد کیلئے ایک مہینے میں چار چار ٹرانسفر کرائے گئے۔لیکن "لاوارث" اساتذہ پانچ سال گزرنے کے باوجود بھی دور دراز پوسٹوں پر تعینات رہیں۔چاہیئے تو یہ تھا کہ ایم ایم اے حکومت عوام کے خواہشات کے عین مطابق شفاف ٹرانسفر اور اپوائنٹمٹ پالیسیاں اپناتی،لیکن اس دور میں بھی میرٹ کو یکسر نظرانداز کیا گیا اور غریب بدستور دھکے کھاتے رہیں۔اساتذہ اور بالخصوص پرائمری اساتذہ نے اپنے سروس سٹرکچر کے حوالے سے آواز اٹھایا تھا لیکن عرصہ پانچ سال گزارنے کے باوجود انہیں دیگر مسئلوں کی طرح محض جھوٹے وعدوں پر ٹرخایا گیا۔اخبارت میں بیانات دئے جاتے ہیں کہ بہت جلد اساتذہ کے مطالبات حل کئے جائینگے۔لیکن پانچ سال گزرنے کے باوجود اساتذہ کی کوئی شنوائی نہیں کی گئی۔کبھی کہا جاتا کہ اس حوالے سے کابینہ ائندہ اجلاس میں فیصلہ کریگی۔کبھی بیان دیا جاتا کہ سمری وزیراعلیٰ کے سامنے ہے۔کبھی کہا جاتا کہ سمری چیف سیکرٹری کو بھیجی گئی ہے۔لیکن یہ سمری اساتذہ کیلئے ایک مذاق بن کے رہ گئی اور پانچ سال گزرنے کے باوجود اس کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔جاتے جاتے وزیراعلیٰ نے ایک پُرانے نوٹیفکیشن پر پھر دستخط کردیئے جو کہ اساتذہ برادری کیلئے دردسر بنا رہا۔اس نوٹیفکیشن میں پی ٹی سی اساتذہ کو ایف اے،ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن پر سکیل 9 دیا گیا ہے۔حالانکہ یہ سہولت 1993 ہی سے اساتذہ کو حاصل ہے۔البتہ انکے دور میں پی ٹی سی اساتذہ کو بغیر پنشن اور گریجوٹی کے سکیل سات میں بھرتی کیا گیا۔انکو کچھ فائدہ ہوگا۔سکیل 9 میں دس سال سروس کرنے والوں کو 12 دیا گیا ہے۔سی ٹی اور ڈی ایم وغیرہ پہلے سکیل 14 میں تھے۔انکے سکیلوں کو 15 کردیا گیا ہے۔جبکہ ایس ای ٹی سکیل 16 کو دس سال سروس کرنے پر سکیل 17 دیا گیا ہے۔یہ ایک متنازعہ نوٹیفکیشن ہے جس پر اساتذہ برادری احتجاج کررہی ہے۔ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ایم ایم اے حکومت وزیراعلیٰ پنجاب کی طرح اساتذہ کیلئے ایک زبردست پیکج کا اعلان کرتی، لیکن ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا گیا۔یہی وجہ ہے کہ اساتذہ برادری ایم ایم اے حکومت سے سخت مایوس ہے اور آج بھی کالج اساتذہ اپنے مطالبات کے حق میں کلاسوں کا بائیکاٹ کرکے ہڑتال پر ہیں کیونکہ وزیراعظم کے واضح اعلان کے باوجود ان کا ایک سکیل اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔جو کہ ایم ایم اے حکومت کے ماتھے پر بدنُما داغ ہے۔نگران وزیراعلیٰ شمس الملک کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ ان سطور میں ذکر کیے گئے اساتذہ برادری کے جملہ مسائل حل کریں تاکہ صوبہ بھر کے اساتذہ پوری دلجمعی کیساتھ بچوں کی تعلیم وتربیت کے فرائض انجام دے سکیں۔